

مرثیہ دیگر

ہائے وہ ناتی تمھارا یا نبی
 ظالموں نے کر سچا را یا نبی
 واں موا پیارا ترا سخت جگر
 گرچہ تھا اک تیر کے پر تاب پر
 گو سفندوں کا جو کاٹیں ہیں گلا
 ذبح کرتے وقت ایسے کو بھلا
 شاخ سے کوئی اگر توڑے ہے پھول
 اُس تن نازک سے کہ تو کس اصول
 فاطمہ سے کہ کہ ہو ویں داد خواہ
 وہ گلو جو تھا ترانت بوسہ گاہ
 گر کہیں مرجائے کوئی بے وطن
 یوں پڑا سوکھے ترے پیارے کا تن
 نے کوئی بھائی بچا نہ ابن عم
 ہو گئے سب طعمہ تیغ ستم
 ایک جو جیتا بچا ہے عابدیں
 کوئی عترت کو نظر آتا نہیں
 صبح سے منزل چلے وہ تا بہ شام
 ٹھوکروں سے اڑ گئے ناخن تمام

فاطمہ کے سن کا پیارا یا نبی
 کیا کہوں کس طرح مارا یا نبی
 تھے جہاں سیراب حیواں سر بسر
 واں سے دریا کا کنارے یا نبی
 اُن کو بھی دیتے ہیں پانی اولاً
 نیرنہ بیٹھا نہ کھارا یا نبی
 دیکھنے والے کا دل ہو دے ملول
 ظالموں نے سر آتارا یا نبی
 قتل یوں شبیر ہو دے بے گناہ
 واں چلا خنجر دو دھارا یا نبی
 اُس کو بھی ملتا ہے دس گز کا کفن
 بے جنازہ و بے گہوارہ یا نبی
 لاش پر ہے لاش بیٹوں کی بہم
 گھر کا گھر اُجڑا ہے سارا یا نبی
 اُس کے بھی جینے پہ ہے کس کو یقین
 اب تسلی دینے ہارا یا نبی
 تلواروں میں کانٹے چھبے ہر ایک گام
 دشت یہ پڑے زحار یا نبی

اس کے پاؤں بیچ کیا زنجیر ہے
 ہو یہ دکھ کب تک گوارا یا نبی
 تس پہ طعن و طنز سے سودل میں پیش
 کس کو ہے کہنے کا یارا یا نبی
 اس بھیدت پر علاوہ ہے عطش
 راہ چلنے کا سہارا یا نبی
 تم پہ ہے سب آشکارا یا نبی
 گود سے میرے گیا اصغر مرا
 بل گیا ہر ماہ پارا یا نبی
 دولت کونین مجھ کو بے خلل
 میں نہ دامن واں پسارا یا نبی
 تیر کی تھی حلق میں جھوٹی کی بھائی
 خون کا اچھلا پھسارا یا نبی
 پیاس سے بچوں کو میرے تھا یہ قلق
 ہچکیاں لے لے اشارا یا نبی
 مل گیا ماٹی میں دو لہن کا سہاگ
 نحس اتنا بھی ستارا یا نبی
 لگ گئی کس کی نہ جانے مجھ کو ٹوک
 لوں میں جا کس کا سہارا یا نبی
 لیجے ہر مظلوم کی ظالم سے داد

کہہ تو اُس بکس کی کیا تقصیر ہے
 کر چک اس کی جلد تو تدبیر ہے
 ایک تو غم سے پد کے سینہ ریش
 اشقیابکتے ہیں جو کچھ گرد و پیش
 تپ سے جلتا ہے بدن خورشید و ش
 کچھ نہیں ہاتھ اُس کے اور اسکو ہے غش
 اُن پہ جو گزری زردست شامیان
 پُرزے پُرزے ہو گیا اکبر مرا
 خاک میں اس دشت کی اکبر مرا
 دینی تھی ان کے عوض روزِ ازل
 بل کے سب سمجھا رہے پر اُس محل
 سو بریکے سر کا بر چھپی پر وہ حال
 باپ نے وہ کھینچ کر ڈالی نکال
 نزد تازہ ہے جہاں پانی سے خلق
 پانی کا کرتے تھے واں وہ تشہ خلق
 ڈس گیا داماد کو نیزہ ہوناگ
 اقربا میں ہیں عجب میرے بھی بھاگ
 بخت بد کی کیا کہوں میں نوک جھوک
 گھر کا گھر میرا دیا آفت میں جھوک
 ہووے جس دن عرصہ یوم التناد

حال فرزندوں کا اپنے رکھیو یاد بیکسوں کا تم ہو چارا یا نبی
 الغرض بانو یہ جب کرتی تھیں بین ہر طرف خونتاب دل روتے تھے نین
 ایک دل کو واں نہ تھا اک لحظہ چین آب تھا ہر سنگ حنارا یا نبی
 سودا مجرم ہے بڑا اے شاہ دیں رو نہیں ہے حشر میں جس کے تئیں
 اور کسی جاگہ مفر اُس کو نہیں
 ہے یہ اور دامن تمھارا یا نبی